شہادت

<"xml encoding="UTF-8?>

شہادت کا معنی خدا کی راہ میں قتل ہونا ہے،

احادیث میں شہادت کو سب سے اعلی نیکی اور بہترین موت قرار دیا گیا ہے قرآنی آیات اور احادیث میں شہادت کے لئے بعض آثار ذکر ہوئی ہیں جیسے زندہ رہنا، شفاعت کا حق حاصل ہونا اور گناہوں کی مغفرت کرنا۔
فقہا کی نظر کے مطابق شہید کے لئے غسل اور کفن نہیں دیا جاتا ہے اور اس کے بدن کو چھونے پر غسل مس میت بھی واجب نہیں ہوتا ہے۔ البتہ یہ جنگی شہدا کے ساتھ خاص ہے۔ جس میں دیگر شہدا یا جو شہید کی منزلت میں ہیں کو شامل نہیں ہیں۔
بعض روایات کے مطابق تمام شیعہ ائمہؑ شہید ہوئے ہیں۔ البتہ شیعہ مشہور عالم دین شیخ مفید نے بعض ائمہؑ کی شہادت میں تردید کی ہے۔

تعریف

شہادت اللہ کی راہ میں مارے جانے کو کہا جاتا ہے اور جو اللہ کی راہ میں قتل ہوتا ہے اسے شہید کہا جاتا ہے۔[1] فقہ میں شہید اس مسلمان کو کہا جاتا ہے جو جنگ کے میدان میں کافروں کے ہاتھوں قتل ہوتا ہے۔[2] تفسیر نمونہ میں شہادت کے لئے دو معنی؛ عام اور خاص ذکر کیا ہے۔ خاص معنی وہی فقہی معنی ہے اور عام معنی یہ ہے کہ انسان اللہ کی راہ میں اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے مارا جائے یا مرجائے۔ اسی لئے وہ طالب علم جو طلب علم کی راہ میں دینا سے چلا جائے، یا کوئی بیماری کے بستر پر جان دیدے جبکہ اللہ، رسولؐ اور اہل بیتؑ کی معرفت رکھتا تھا، حملہ آورں کے مقابلے میں اپنے مال کا دفاع کرتے ہوئے مارا جائے وغیرہ کو بھی روایات میں شہید جانا گیا ہے۔[3]
وجہ تسمیہ
قال اللہ تعالی:
﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا   بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾
ترجمہ: اور جو لوگ راہ خدا میں قتل ہوجاتے ہیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے
سورہ آل عمران:169۔
شہادت عربی زبان میں حضور اور مشاہدہ کے معنی میں ہے۔[4] اس اعتبار سے شہادت نام رکھنے کی کچھ وجوہات ذکر ہوئی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

- رحمت الہی کے فرشتے اس کی فداکاری اور جانبازی کے گواہ ہیں.
- خدا اور فرشتے اس کے بہشت میں داخل ہونے کی گواہی دیں گے.
- اور وہ اپنے پرودگار کے نزدیک زندہ اور حی ہے.
- وہ ایسی چیزوں کو مشاہدہ کرتا ہے جو دوسرے نہیں دیکھ سکتے ہیں۔[5]

- قیامت کے دن شہید دوسروں کے اعمال پر شاہد ہے۔[6]

شہادت کی فضیلت

شہادت کی فضیلت اور اہمیت کے بارے میں بہت ساری روایات نقل ہوئی ہیں۔ جیسا کہ شہادت کو سب سے اعلی نیکی[7] اور شرافت مندانہ موت[8] قرار دیا گیا ہے جبکہ بعض موت کو اجر و ثواب میں شہادت سے تشبیہ دی گئی ہیں۔[9] اسی طرح ائمہ معصومینؑ سے ماثور دعاؤں میں[10] پیغمبر اکرمؐ کے پرچم تلے شہادت[11] اور بدترین لوگوں کے ہاتھوں مارے جانے[12] کی درخواست کی گئی ہے۔

قرآن مجید میں شہادت کو «قَتْل فی سبیل‌الله» (اللہ کی راہ میں مارا جانا) سے تعبیر کیا ہے۔[13] فقہی کتابوں کے باب طہارت میں شہید اور شہادت پر بحث ہوتی ہے۔[14]

شہادت کے آثار

آیات اور روایات میں شہادت کے لئے کچھ آثار ذکر ہوئی ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

- زندہ رہنا: قرآنی آیات کی روشنی میں، جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں وہ مرتے نہیں ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں[15] اور اپنے پروردگار کے ہاں سے رزق پاتے ہیں۔[16]
- شفاعت کا حق۔ شہید قیامت کے دن انبیاؑ اور علماء کے ساتھ شفاعت کریں گے۔[17]
- گناہوں کی مغفرت۔[18]امام باقرؑ سے منقول ایک روایت میں منقول ہے کہ جب شہید کے بدن سے خون کا پہلا قطرہ جاری ہوتا ہے، اس کے حق الناس کے علاوہ باقی تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔[19] شہید پر باقی حق الناس کے بارے میں بھی کہا گیا ہے کہ اگر اس کے ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کی ہے تو اللہ اس حق کو جبران کرتا ہے اور حق والا اس سے راضی ہوجاتا ہے۔[20]
- بہشت میں داخلہ[21]۔ قیامت کے دن جو سب سے پہلے بہشت میں داخل ہو گا وہ شہید ہے۔[22]

میدان جنگ کے شہید

فقہا نے میدان جنگ کے شہدا کے لئے بعض احکام ذکر کئے ہیں:

- غسل میت۔ شیعہ فقہا کے مطابق میدان جنگ کے شہید کے لئے غسل میت کی ضرورت نہیں ہے؛[23] لیکن جو جنگ میں زخمی ہوجائے اور جنگ ختم ہونے بعد وفات پائے تو اس کو غسل دینا ہوگا۔[24]
- کفن؛ شیعہ فقہا کے مطابق میدان جنگ کے شہید کے لئے کفن نہیں دیا جاتا ہے[25] اور اسی جنگی کپڑوں میں دفنایا جاتا ہے؛[26] لیکن اگر بدن پر کپڑے نہ ہوں تو اس کو کفن دینا ضروری ہے۔[27]
- شہید کے بدن کو مس کرنا؛ شہید کے بدن کو چھونے سے غسل مس میت واجب نہیں ہوتا ہے۔[28]
- حنوط: حنوط (میت کے سجدہ کے ساتوں اعضا پر کافور ملنا) شہید کے لئے واجب نہیں ہے؛ کیونکہ حنوط کفن کرنے کے بعد کیا جاتا ہے جبکہ شہید کے لئے کفن نہیں دیا جاتا ہے۔[29]

مندرجہ بالا احکام میں وہ لوگ شامل ہیں جو معصوم یا ان کے نائب خاص کی اجازت سے جنگ میں گئے ہیں۔[30] نیز اکثر فقہا کے فتوے کے مطابق ان احکام میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو امام زمانہؑ کی غیبت کے دوران، امام کے نائب عام یعنی فقیہ جامع الشرائط کی اذن سے یا اذن کے بغیر دشمن کے حملوں کا دفاع کرتے ہوئے مارے گئے ہوں۔[31] ان کے مقابلے میں شہید ثانی کا کہنا ہے کہ یہ لوگ اگرچہ شہید ہیں لیکن میدان جنگ کے شہدا کے احکام ان پر جاری نہیں ہوتے ہیں۔[32]

شیعہ ائمہ کی شہادت

بعض شیعہ علما کا عقیدہ یہ ہے کہ شیعہ ائمہؑ سب شہید ہوئے ہیں[33] اور ان کی دلیل «وَ اللَّهِ مَا مِنَّا إِلَّا

مَقْتُولٌ شَهِید» جیسی روایات ہیں، جن کی بنا پر تمام ائمہؑ شہید ہوتے ہیں۔[34] اس نظرئے کے برخلاف شیخ مفید اپنی کتاب «تصحیح اعتقادات الامامیہ» میں امام علیؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ، امام موسی کاظمؑ اور امام رضاؑ کی شہادت کو مانتے ہیں اور باقی ائمہ کی شہادت میں تردید کی ہے۔[35]

مونوگراف

شہادت کے بارے میں مختلف زبانوں میں کتابیں لکھی گئی ہیں:

- کتاب شہدائے عصر پیامبرؐ تالیف ابوالفضل بنایی کاشی
- شُهَداءُ الفَضیلَة: تالیف علامہ امینی جس میں 130 شہید عالموں کے حالات زندگی بیان ہوئی ہے۔
- کتاب شہدائے صدر اسلام و شہدائے واقعہ کربلا تالیف سید علی‌اکبر قرشی۔[36]

حوالہ جات

1. محمود عبدالرحمان، معجم المصطلحات و الالفاظ الفقهیہ، ج۲، ص۳۴۶.
2. محمود عبدالرحمان، معجم المصطلحات و الالفاظ الفقهیہ، ج۲، ص۳۴۶.
3. مکارم شیرازی، تفسیر نمونہ، ۱۳۷۹ش، ج۲۱، ص۴۰۷-۴۰۸.
4. قرشی، قاموس قرآن، ۱۴۱۲ق، ج۴، ص۷۴.
5. طریحی، مجمع البحرین، ۱۴۱۶ق، ج۳، ص۸۱.
6. قرشی، قاموس قرآن، ۱۴۱۲ق، ج۴، ص۷۷.
7. ابن حیون مغربی، دعائم الاسلام، ۱۳۸۵ق، ج۱، ص۳۴۳.
8. صدوق، من لایحضر الفقیه، ۱۴۰۳ق، ج۴، ص۴۰۲، ح۵۸۶۸.
9. ملاحظہ کریں: شیخ انصاری، کتاب الطهاره، ۱۴۱۵ق، ج۴، ص۴۰۴.
10. علامہ مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۴ق، ج۹۵، ص۳۶۸؛ ج۹۱، ص۲۳۹؛ ج۹۴، ص۳۳۲.
11. علامہ مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۴ق، ج۹۴، ص۳۷۶.
12. علامه مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۴ق، ج۹۴، ص۲۶۱.
13. قرشی، قاموس قرآن، ۱۴۱۲ق، ج۴، ص۷۶.
14. ملاحظہ کریں: علامہ حلی، تحریر الاحکام، ۱۴۲۰ق، ج۱، ۳۳۱۷.
15. سوره بقره، آیه۱۵۴.
16. سوره آل عمران، آیہ۱۶۹.
17. حمیری، قرب الاسناد، مکتبة نینوا، ج۱، ص۳۱.
18. سوره آل عمران، آیہ۱۵۷.
19. شیخ صدوق، من لایحضره الفقیہ، ۱۴۱۳ق، ج۳، ص۱۸۳.
20. شیخ طوسی، تہذیب الاحکام، ۱۳۶۵ش، ج۶، ص۱۸۸، ح۳۹۵ و ص۱۹۱، ح۴۱۱؛ کلینی، الکافی، ۱۴۰۷ق، ج۵، ص۹۹.
21. سوره توبہ، آیہ۱۱۱.

22. علامه مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۴ق، ج۷۱، ص.۱۴۲

23. شیخ انصاری، کتاب الطهاره، ۱۴۱۵ق، ج۴، ص.۳۹۹

24. علامه حلی، نهایة الاحکام، ۱۴۱۹ق، ج۲، ص.۲۳۵

25. شیخ انصاری، کتاب الطهاره، ۱۴۱۵ق، ج۴، ص.۳۹۹

26. شیخ انصاری، کتاب الطهاره، ۱۴۱۵ق، ج۴، ص.۴۰۶

27. شیخ انصاری، کتاب الطهاره، ۱۴۱۵ق، ج۴، ص۴۰۶-.۴۰۷

28. نجفی، جواهر الکلام، ۱۳۶۲ش، ج۵، ص.۳۰۷

29. خؤیی، التنقیح، مؤسسه احیاء آثار الامام الخویی، ج۹، ص.۱۸۲

30. شهید ثانی، مسالک الافهام، ج۱، ص.۸۲

31. ملاحظه کریں: کاشف‌الغطا، النور الساطع، ۱۳۸۱ق، ج۱، ص.۵۴۵

32. شهید ثانی، مسالک الافهام، ج۱، ص.۸۲

33. ملاحظه کریں: صدوق، الخصال، ۱۳۶۲ش، ج۲، ص۵۲۸؛ طبرسی، اعلام الوری، ۱۴۱۷ق، ج۲، ص۱۳۲-۱۳۱؛ ابن شهر آشوب، مناقب آل ابی‌طالب، ۱۳۷۹ ق، ج۲، ص.۲۰۹

34. ابن شهر آشوب، مناقب آل ابی‌طالب، ۱۳۷۹ ق، ج۲، ص۲۰۹؛ طبرسی، اعلام الوری، ۱۴۱۷ق، ج۲، ص۱۳۲-.۱۳۱

35. مفید، تصحیح اعتقاد الامامیه، ۱۴۱۴ق، ص۱۳۲و.۱۳۱

36. «نگاهی به کتاب «شهدای صدر اسلام و شهدای کربلا»»، خبرگزاری ایسنا.

مآخذ

- آقابابایی، احسان و مهدی ژیان‌پور، «گلزار شهدا به مثابه مکان-خاطره»، در مطالعات ملی، شماره ۶۷، پاییز ۱۳۹۵هجری شمسی.
- ابن حیون مغربی، نعمان بن محمد، دعائم الاسلام، تصحیح آصف فیضی، قم، مؤسسة آل‌البیت علیهم‌السلام، ۱۳۸۵ه.
- ابن شهرآشوب، محمد بن علی، مناقب آل ابی‌طالب(ع)، قم، علامه، ۱۳۷۹ه.
- «بزرگداشت اولین سالگرد شهید امنیت «حامد ضابط» برگزار می‌شود»، خبرگزاری فارس، تاریخ درج مطلب: ۲ شهریور ۱۴۰۰ش، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰هجری شمسی.
- «تحلیلی برتدفین پیکرهای طیبه شهدای گمنام درنقاط خاص کشور»، پایگاه کمیته جستجوی مفقودین ستاد کل نیروهای مسلح، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰هجری شمسی.
- «پیکر دو تن از شهدای امنیت استان تهران چهارشنبه تشییع می‌شود»، خبرگزاری دانشجویان ایران (ایسنا)، تاریخ درج مطلب: ۲۸ آبان ۱۳۹۸ش، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰هجری شمسی.
- «پیکر شهید امنیت در دهدشت تشییع شد»، خبرگزاری فارس، تاریخ درج مطلب: ۷ مهر ۱۳۹۹ش، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰هجری شمسی.
- حمیری، عبدالله بن جعفر، قرب الاسناد، تهران، نینوا، بی‌تا.
- ربیعی، علی و امیرحسین تمنایی، «تحلیل گفتمانی وصیت‌نامه شهدای جنگ تحمیلی»، در مطالعات جامع‌شناختی، شماره ۴۲، بهار و تابستان ۱۳۹۳هجری شمسی.

- «روایت مشاور فرمانده سپاه کربلای مازندران از خان طومان»، خبرگزاری دانشجویان ایران (ایرنا)، تاریخ درج مطلب: ۲۰ اردیبهشت ۱۳۹۵ش، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰هجری شمسی.
- «شهدای سلامت از امتیازات افراد «در حکم شهید» برخوردار می‌شوند»، خبرگزاری جمهوری اسلامی، تاریخ درج مطلب: ۱۲ مرداد ۱۳۹۹ش، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰هجری شمسی.
- شهید ثانی، مسالک الافهام الی تنقیح شرائع الاسلام، مؤسسة المعارف الاسلامیة، بی‌تا.
- شیخ انصاری، مرتضی، کتاب الطهارة، قم، کنگره جهانی بزرگداشت شیخ اعظم انصاری، ۱۴۱۵هـ.
- صدوق، محمد بن علی بن بابویه، الخصال، تصحیح و تحقیق علی اکبر غفاری، قم، جامعه مدرسین حوزه علمیه قم، چاپ اول، ۱۳۶۲هجری شمسی.
- صدوق، محمد بن علی، من لایحضره الفقیه، تصحیح علی‌اکبر غفاری، قم، دفتر انتشارات اسلامی وابسته به جامعه مدرسین حوزه علمیه قم، ۱۴۱۳هـ.
- طبرسی، فضل بن حسن، اعلام الوری باعلام الهدی، قم، مؤسسه آل‌البیت، ۱۴۱۷هـ.
- طریحی، فخرالدین بن محمد، مجمع البحرین، تحقیق احمد حسینی اشکوری، تهران، کتابفروشی مرتضوی، چاپ سوم، ۱۴۱۶هـ.
- علامه حلی، حسن بن یوسف، تحریر الشرعیه علی مذهب الامامیه، تصحیح ابراهیم بهادری، قم، مؤسسه امام صادق(ع)، ۱۴۲۰هـ.
- علامه حلی، حسن بن یوسف، نهایة الاحکام فی معرفة الاحکام، قم، مؤسسه آل‌البیت، ۱۴۱۹هـ.
- مجلسی، محمدباقر، بحار الانوار الجامعة لدرر اخبار الائمة الاطهار، تحقیق محمدباقر محمودی و عبدالزهرا علوی، بیروت، دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۳هـ.
- «فلسفه یادبود شهدا در دانشگاه‌ها»، پایگاه کمیته جستجوی مفقودین ستاد کل نیروهای مسلح، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰هجری شمسی.
- قرشی، سید علی‌اکبر، قاموس قرآن، تهران، دار الکتب الاسلامیه، چاپ ششم، ۱۴۱۲هـ.
- کاشف‌الغطاء، علی بن محمدرضا، النور الساطع فی الفقه النافع، نجف، مطبعة الآداب، ۱۳۸۱هـ.
- محمودی، مریم و حسن قربانی، «بررسی صبغه عرفانی مناجات‌های شهدای دفاع مقدس»، در ادبیات پایداری، شماره ۱۵، پاییز و زمستان ۱۳۹۵هجری شمسی.
- «مفهوم گمنامی»، پایگاه کمیته جستجوی مفقودین ستاد کل نیروهای مسلح، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰هجری شمسی.
- مفید، محمد بن محمد، تصحیح اعتقاد الامامیه، تحقیق و تصحیح حسین درگاهی، قم، کنگره شیخ مفید، چاپ دوم، ۱۴۱۴هـ.
- مکارم شیرازی، ناصر، تفسیر نمونه، تهران، دارالکتب الاسلامیه، ۱۳۷۴هجری شمسی.
- خویی، سید ابوالقاسم، التنقیح فی شرح العروةالوثقی، قم، مؤسسه احیاء آثار الامام الخویی، بی‌تا